بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی

خطبہ جمعۃ المبارک

بفیضانِ نظر

عالمی مبلغِ اسلام
ترجمانِ حقیقت
پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی
امیر اعلیٰ ادارۃ المصطفیٰ انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، اَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَبَارَكَ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ!

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ . (سورة الصف:آیت09)

ہر شخص جب ہوش سنبھالتا ہے تو وہ اپنے مستقبل کے بارے سوچنے لگتا ہے کوئی نہ کوئی مقصد پیشِ نظر رکھ کر اسے حاصل کرنے کی کوشش میں مگن رہتا ہے۔ کوئی دولت جمع کرنے کا بُھوت ذہن پر سوار کیے دن رات دولت کے پیچھے پڑا ہے، کسی کو اپنا گھر بنانے کی فکر لاحق ہے اور اس کی تمام صلاحیتیں اس مقصد کے لیے صَرف ہو رہی ہیں، کسی کو اعلی عہدے پر فائز ہونے کا شوق ہے تو وہ دن رات عہدہ حاصل کرنے کے لیے نہ جانے کیا کچھ کر رہا ہے!

جو لوگ اپنی تمام تر توانائیاں اس طرح کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے صرف کر رہے ہیں وہ مرنے کے بعد اپنے کیے پر افسوس کریں گے اور تمنا کریں گے کہ کاش! ہم نے دنیوی تقاضوں کو اُتنی ہی اہمیت دی ہوتی جتنی ان کی حیثیت تھی اور جتنا عرصہ ہم نے دُنیا میں رہنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے لوگ دنیوی زندگی میں دل کا اطمینان کبھی نہیں پا سکتے، کیونکہ دولت کے پجاری کو سونے سے بھرا جنگل بھی مل جائے تو وہ آرزو کرے گا کہ ایک مزید مل جائے[1]، **عزت اور منصب کی خواہش رکھنے والا بڑے عہدے پر پہنچ کر بھی اس سے بڑے کی تلاش میں رہے گا، اسی طرح دیگر دنیوی لالچوں میں پھنسے لوگ کبھی پر سکون نہیں ہو سکتے۔**

نہایت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو معمولی دنیوی چیزوں کے پیچھے پڑنے کے بجائے دُنیا کو اس کی حیثیت تک رکھتے ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے محبوب ﷺ کی خوشنودی کے لیے دینِ اسلام کی خدمت اور سربلندی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا کر اپنی صلاحیتیں دین کے لیے صرف کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی قسمت اتنی بلند ہے کہ جس مقصد کے لیے اللہ تعالی نے کائنات کی سب سے اعلی شان والی ہستیوں یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، یہ لوگ اُسی مقصد کے لیے اپنی توانائیاں صرف کرتے ہیں۔ وہ کیا کسی نے کہا تھا:

1: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَالِثٌ وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ۔ (ترمذی:2337)

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی

میں اسی لیے مسلماں میں اسی لیے نمازی

اللہ تعالی نے اپنے محبوبﷺ کو دُنیامیں بھیجنے کا ذکر کرتے ہوئےارشاد فرمایا:هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ . ''اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کوہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے (یعنی دینِ اسلام کو) سب اَدیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو''۔

(سورۃ الصف:آیت09)

اللہ تعالی نے حضورﷺ کو اس لیے مبعوث فرمایا کہ آپ کے ذریعے دینِ اسلام کو غالب کردے۔اسی لئے آپﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد ساری زندگی اسلام کی سرفرازی کے لیے ہر طرح سے کوششیں فرمائیں، کفار کے طعنے سنے، اذیتیں برداشت کیں، ہر ممکن مقام پر پہنچ کر اسلام کی دعوت دی، میدانِ جہاد میں تشریف فرماہو کر اسلام کے خلاف نبرد آزما طاقتوں کو زیر کیا، شاہانِ وقت کو خطوط لکھ کر اسلام کا پیغام پہنچایا، اپنے ارشادات اور کردار کے ذریعے مجاہدینِ اسلام کی ایک کھیپ تیار کی اور قیامت تک کے لیےاُمت کو خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار کیا۔

اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہوسکتی ہے کہ کسی انسان کی صلاحیتیں اور مال و جان اسی مقصد کے لیے استعمال ہوں جس کے لیے حضورﷺ اپنی پوری ظاہری حیاتِ طیبہ میں کوشش فرماتے رہے۔چنانچہ آج کے خطبۂ جمعہ میں ہم خدمت دین سے متعلق کچھ باتیں ذکر کریں گے۔

خدمتِ دین کی توفیق

معاشرتی زندگی میں جہاں بدنی و جسمانی تقاضوں کی تکمیل کے لیے، کسان سے لے کر ڈاکٹر اور انجینئرز تک کی ضرورت پڑتی ہے وہاں روحانی تقاضوں کی تکمیل کے لیے دین کے خدمت گاروں کی اہمیت کو بھی کسی طور نظرانداز نہیں کیاجا سکتا۔اللہ ربُ العزت کے عطا کردہ نظامِ حیات اور دینِ محمدی کی تبلیغ وارشادات پر جو لوگ متعین ہوتے ہیں اُن کا چناؤ اللہ تعالٰی کی خاص عنایت سے ہوتاہے۔جس شخص سے اللہ تعالٰی محبت کرتا ہے اسے اپنے دین کی خدمت کے لیے منتخب فرمالیتا ہے۔اس خدمتِ دین میں اُس شخص کا ذاتی کمال اُس کی اِس خدمت کا باعث نہیں بنا بلکہ محض لطفِ خداوندی اور احسانِ ایزدی سے اس کا چناؤ ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کی آیت کریمہ میں بندوں سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ. ''اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ (اُن کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا۔ جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہو گا اور وہ اُس سے محبت کرتے ہوں گے''۔ (المائدۃ:54)

اس آیتِ کریمہ کا نفسِ مضمون بھی یہی ہے کہ تم میں سے اگر کوئی اس دینِ متین سے انحراف کر لے اور اس کی ترویج واشاعت کے فریضے سے منہ موڑلے وہ یہ نہ سمجھے کہ اب دین کا کام رہ جائے گا بلکہ یہ آیت اپنے سیاق وسباق سے واضح کر رہی ہے کہ دینِ اسلام کی خدمت جن ہاتھوں میں بھی ہو خواہ وہ ایک فرد ہے یا جماعت کوئی طبقہ ہے یا قوم جسے بھی خدمتِ دین کا کام سپرد کیا جائے وہ یہ جانے کہ اس پر یہ اللہ کا کرم ہوا ہے کہ اس ذاتِ خداوند قدوس نے اُسے اِس قابل بنایا اس لئے جس شخص میں کوئی صلاحیت ہو تو جیسے بن پڑے اس دین کی خدمت کے لئے تیار رہے۔

خدمتِ دین کا صلہ... صدقہ جاریہ

ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں کوئی ایسا کام کر کے جائے جس کا ثواب اسے دنیا و قبر اور آخرت میں بھی ملتا رہے آقا کریم ﷺ نے ایک ایسے عمل کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَالِك مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا. ''جس نے (دوسروں کو) ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے جبکہ ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہو گا جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس غلطی کا ارتکاب کرنے والوں پر ہے جبکہ ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں ہو گی''۔ (صحیح مسلم: رقم الحدیث:2674)

خدمتِ دین کا صلہ... جنت میں حضور ﷺ کا قرب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے بعد دنیا میں نبی کریم ﷺ کی رفاقت و صحبت کسی کے لئے ممکن نہیں ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ دُنیا میں نہ سہی جنت میں نبی کی معیت حاصل ہو سکتی ہے ایسا موقع حاصل کرنے کے لئے کچھ اسباب اپنانے ہوں

گے اور کچھ کام کرنے ہوں گے وہ اسباب جو جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت وقرب کا باعث ہیں ان میں سے ایک سبب دین اسلام میں خدمت بھی ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ. ''اے میرے پیارے بیٹے: اگر تم سے ہو سکے کہ صبح وشام تم اس طرح گزارے کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے بھی کھوٹ (بغض، حسد، کینہ وغیرہ) نہ ہو تو ایسا کر لیا کرو''، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے پھر مجھے فرمایا: يَا بُنَيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ. ''اے میرے پیارے بیٹے! ایسا کرنا میری سنت (اور میرا طریقہ) ہے، اور جس نے میری سنت (شریعت) کو زندہ کیا (یعنی خود بھی اس پر عمل کیا اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم اور اس پر عمل کی دعوت دے کر اسے رواج دیا) ضرور اسے میری محبت نصیب ہوئی، اور جسے میرا پیار نصیب ہو گیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا''۔ (ترمذی، رقم الحدیث: 2678)

خدمتِ دین کا صلہ... آقا کریم ﷺ کی دعا کا حصول

رحمتِ مجسم ﷺ کی کرم نوازیوں کے مختلف انداز ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ اپنے اُمتیوں کو بہ کثرت دعاؤں سے نوازتے ہیں... پیدا ہوتے ہی اُمت کو دعا سے یاد فرمایا، لا مکاں کی بلندیوں اور دیگر مقامات پر دعاؤں سے نوازا، کسی بچہ کو حصولِ برکت کے لیے حاضر کیا گیا تو اس کے لیے دُعا کر دی، شادی وغیرہ کی مبارک باد میں دعائیں عطا فرمائیں، کسی نے خدمت کی تو اس کے لیے بابِ دعا کھول دیا، کسی کی کوئی بات پسند آ گئی تو اس کے حق میں باری تعالی سے التجاء فرما دی، سنت پر عمل کرنے والوں، اسی طرح حدیث یاد کر کے دوسروں تک پہنچانے والوں اور دیگر بہت سے اعمالِ خیر کرنے والوں کے حق میں دعائیں فرمائیں، کمال رحمت یہ کہ آج بھی اپنی قبر اطہر میں جلوہ فرما ہو کر دعاؤں سے نواز رہے ہیں اور قیامت کے دن تو بیڑا پار ہی ان کی دعاؤں سے ہو گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا: تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حال ہی میں کب گئے تھے؟ میں نے کہا: اتنے اتنے دنوں سے میں ان کے پاس نہیں جا سکا ہوں، تو وہ مجھ پر خفا ہوئیں، میں نے ان سے کہا: اب مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس جانے دیجئے میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھوں گا اور آپ ﷺ سے میں اپنے اور آپ کے لیے

دُعا مغفرت کی درخواست کروں گا، چنانچہ میں نبی اکرمﷺ کے پاس آیا اور آپﷺ کے ساتھ مغرب پڑھی پھر آپﷺ (نوافل) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپﷺ نے عشاء پڑھی، پھر آپﷺ گھر کی طرف چل دیئے تو میں بھی آپﷺ کے ساتھ پیچھے پیچھے چل پڑا، آپﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا: مَنْ هَذَا حُذَيْفَةُ؟ ''کون ہے؟ حذیفہ ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی یارسول اللہﷺ، میں حذیفہ ہوں، آپﷺ نے فرمایا: مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ. ''اللہ تمہاری اور تمہاری ماں کی بخشش فرمائے بتاؤ کیا کام ہے؟''۔ (ترمذی: رقم الحدیث، 3781)

جو کام تھا وہ تو حضورﷺ نے خود فرمادیا اب کہنے کی کیا حاجت تھی یہ حدیث بتارہی ہے کہ حضورﷺ دلوں میں پوشیدہ راز بھی جانتے ہیں اقبال نے کیا خوب کہا تھا:

اے فروغت صبح اعصار و دہور

چشم تو بینندۂ مافی الصدور

یارسول اللہﷺ آپ کے نور کی وجہ سے ساری دنیا منور ہوتی ہے: آپ کی نگاہ دلوں میں چھپے بھیدوں کو دیکھ لیتی ہے۔

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی تمنا:

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ایک جنازہ میں شریک تھے، میت کی خوش نصیبی کہ اس کے جنازے کی امامت خود امام الانبیاء فرمارہے تھے، آپﷺ نے (تیسری تکبیر کے بعد) مرحوم کے لئے یہ دعا کی: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. ''اے اللہ اسے بخش دے... اور اس پر رحم فرما... اور اسے عافیت عطا فرما... اور اُسے معاف فرمادے... اور اس کی اچھی مہمانی فرما... اور اس کی قبر وسیع کردے... اور اسے انواع مغفرت کے ذریعے ہر طرح کے گناہوں سے پاک فرمادے... اور اسے اس کے دنیاوی گھر سے اچھا گھر اور اس کے گھر والوں سے اچھے گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما... اور اسے جنت میں داخلہ نصیب فرما... اور عذابِ قبر و عذاب جہنم سے بچالے''۔ سیدنا عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہﷺ کی دعا کی وجہ سے میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ کاش میں مر گیا ہوتا! یہاں میری نعش پڑی ہوتی! سرکار دوعالمﷺ میرا جنازہ پڑھاتے اور یہ دعائیں مجھے نصیب ہوتیں''۔ (صحیح مسلم، حدیث: 963)

یہ حضورﷺ کی کرم نوازیاں ہیں کہ اپنی اُمت کو دعاؤں سے نوازتیں ہیں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: صَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ. (اے محبوبﷺ) ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے"۔ (سورہ توبہ: آیت 103)

جو لوگ حدیث یاد کر کے دوسروں تک پہنچاتے ہیں یہ بھی خدمت دین کا ایک طریقہ ہے ایسے لوگوں کے لئے دعا فرماتے ہوئے رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا. "اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے میری کسی بات کو سن کر اسے یاد رکھا پھر اسے اس شخص تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا"۔ (ابن ماجہ: 231) اس لئے جو شخص حضورﷺ کی دعائیں لینا چاہتا ہے وہ احادیث کی تبلیغ کر کے بھی دعائیں لے سکتا ہے۔

خدمتِ دین کا صلہ... نصرتِ الٰہی

دین کی خدمت تمام برکتوں اور سعادتوں کی کنجی ہے، جسے یہ نصیب ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان کی بے شمار ایسی برکتیں عطا فرماتا ہے جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔

جو شخص دینِ اسلام کی خدمت کرے اس کا ایک انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اس کی مدد فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ. تفسیر: ارشاد فرمایا کہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے پیارے رسولﷺ کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں فتح و کامرانی نصیب فرمائے گا اور تمہیں میدانِ جنگ میں اور دینِ اسلام اور پُل صراط پر ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ (تفسیرِ خازن: سورہ محمد، آیت 07، ملتقطاً)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا: وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُه اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ. تفسیر: ارشاد فرمایا کہ: جو اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرمائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا فرمایا اور مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کو عرب کے سرکش کافر سرداروں پر غلبہ عطا فرمایا، پھر ایران کے کسریٰ اور روم کے قیصر پر غلبہ عنایت کیا اور ان کی سرزمین اور شہروں کا مسلمانوں کو وارث بنا دیا۔ (تفسیر روح البیان، سورۃ الحج، آیت: 40)

اس وقت نصرتِ الٰہی کی ضرورت:

اس وقت اُمتِ مسلمہ ، بالخصوص اہلِ پاکستان جن حالات سے دوچار ہیں، ان مشکل حالات سے نکلنے کے لیے اللہ تعالی کی مدد کے علاوہ کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالی مدد فرمائے تو بے سروسامان لوگوں کو بھی شاندار فتح اور عزت نصیب ہوتی ہے، اور اُس کی مدد نہ ہو تو ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود بھی دنیا کے سامنے کاسہ لیے ذلیل ہو رہے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَ اِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ مِّنۢ بَعْدِهٖ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. "اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کون تمہاری مدد کر سکتا ہے ؟ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے"۔ (سورہ آل عمران:160)

اس لئے اللہ تعالی کی مدد حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ یہ ہے کہ ہم اس کے دین کی خدمت کریں انفرادی طور پر ایسا کریں تو انفرادی طور پر رب تعالی کی مدد عطا ہو گی اور پوری قوم دین کے لیے کمربستہ ہو جائے تو پوری قوم نصرتِ الٰہی سے سرفراز ہو گی۔

خدمتِ دین کا صلہ... سو شہیدوں کا ثواب

فتنوں اور جہالت کے اس دور میں دِین کی خدمت جہاں مشکل تر ہے وہیں عظیم تر بھی ہے، مشقت زیادہ ہے تو اللہ تعالی کی بارگاہ سے عطائیں بھی کہیں زیادہ ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهُ اَجرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ. **مفہوم:** جب میری اُمت بگڑ جائے گی (جہالت بدعات اور فسق وفجور کا غلبہ ہو جائے گا)، اس وقت میری سنت (دین متین) پر عمل کرنے والے اور اسے عام کرنے والے کو اللہ تعالی ایک سو شہیدوں کے برابر ثواب عطا کرے گا کیونکہ یہ خدمتِ دین کے لیے بے پناہ مشقت کا سامنا کریں گے"۔ (مرقاة المفاتیح،ج1،ص260،تحت الحدیث:176)

سنّت زندہ کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت کی ترغیب:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنّت کی جائے گی جو مردہ ہو گئی اور سنّت مردہ جبھی ہو گی کہ اُس کے خلاف رواج پڑ جائے۔ اِحیائے سنّت عُلماء کا تو خاص فرض

منصبی (ضروری کام) ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اس کے لیے حکم عام ہے ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجِد میں سنّت کو زندہ کریں اور سَو سَو شہیدوں کا ثواب لیں"۔ (فتاویٰ رضویہ، ج5، ص403)

خدمتِ دین کا صلہ... دونوں جہان میں بشارت

رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلاموں کو جہاں مختلف امور سرانجام دینے پہ جنت کی خوشخبریاں سنائیں اُنہیں اُمور میں سے ایک امر دین کی خدمت بھی ہے۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَيَرْجِعُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي. **مفہوم:** جس طرح اسلام کے ابتدائی دور میں اُسے ماننے والوں کی تعداد کم تھی، اسی طرح قیامت کے قریب اسلام پر عمل کرنے والے کم ہی رہ جائیں گے اور جس طرح ابتدائی دور میں مسلمان بے وطن، اجنبی اور لوگوں کی نظر میں غیر مانوس تھے اسی طرح آخر زمانہ میں بھی انھیں پر دیسی اور اجنبی سمجھا جانے لگے گا (لوگ انھیں ایسے سمجھیں گے جیسے وہ کوئی جداگانہ مخلوق ہیں) ان خوش نصیبوں کے لیے دنیا و آخرت میں خوش خبری ہے، جو اس وقت بھی میرے دین کی ترویج و اشاعت کریں گے جب لوگ اسے چھوڑ چکے ہوں گے"۔ (ترمذی: 2630)

کوئی کاہن، نجومی، ستاروں کی چال سے جھوٹے اندازے لگانے والا، ہاتھ کی لکیروں سے اٹکل پچو بتانے والا صدیوں بعد ہونے والے واقعات کی خبر نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالی کے محبوب ﷺ نے اس کی عطا سے صدیوں بعد ہونے والے اُمور کی خبریں ارشاد فرمائیں، یہ حدیث بھی انھیں میں سے ہے۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے اس حدیث کی سچائی کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ وہ ممالک جو اسلام کی روشنی سے منور نہیں ان کی صورت حال تو کجا! اسلام کے نام پر بننے والی ریاست "پاکستان" میں اسلام پسندوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے وہ قابلِ افسوس ہے۔ اس صورتِ حال کو دیکھ کر انسان بلا اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ نبیِ غیب ﷺ نے بالکل سچ ارشاد فرمایا تھا۔

حدیثِ پاک تربیت کرتی ہے کہ اس دور میں دین کی سربلندی کے لیے کوشش کرنے والوں اور اس راستے میں مشکلات اٹھانے والوں کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے، بلکہ یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان اقدس سے انھیں خوش خبری عطا کی ہے۔

ہم دینِ اسلام کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

اللہ کرے کہ قرآن و سنت کے یہ احکام سن کر ہم سب کے دلوں میں اسلام کی خدمت اور مدد کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ہم دین کی خدمت کیسے کر سکتے ہیں؟ ہر شخص پر اپنی بساط کے مطابق دین کی خدمت کرنا لازم ہے، حکمران اپنے اختیارات کے مطابق دین کی سربلندی کے لیے کوشش کریں اور ہم جیسے اپنی استطاعت کے مطابق۔ ہمارے لیے دین کی خدمت کے چند اہم ذرائع یہ ہیں:

علمِ دین سیکھیں اور سکھائیں:

خدمتِ دین کا ایک اہم ذریعہ یہ ہے کہ دین سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ خود کسی دینی ادارے میں باقاعدہ طور پر تعلیم حاصل نہیں کر سکتے تو اپنی فیملی کے کم از کم ایک فرد کو اس عظیم مقصد کے لیے منتخب کریں۔ سُنی علماء کی کتابوں کا مطالعہ کریں، اہلِ علم کی گفتگو سن کر اسے یاد کریں، جو معلوم نہ ہو اس کے بارے میں کسی عالم سے پوچھیں، یوں کچھ نہ کچھ دین سیکھ کر اس پر عمل کریں اور پھر جو صحیح طرح معلوم ہو وہ دوسروں کو بھی سکھائیں۔

دین کے لئے صلاحیتیں صرف کرنا:

اللہ نے مختلف لوگوں کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہوتا ہے، خدمتِ دین کا ایک اہم ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنی صلاحیتیں دین کے لیے وقف کر لیں۔ جسے بولنے کا سلیقہ آتا ہے وہ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے بولا کرے، جو لکھ سکتا ہے وہ اسلام کی خدمت کے لیے لکھا کرے، جس کا تعلق آئی ٹی کے شعبہ سے ہے وہ اس شعبہ میں دین کی خدمت کرے، حتیٰ کہ خدمتِ دین کی نیت سے مسجد اور دینی ادارے میں جھاڑو لگانے والا بھی رب کی رحمت سے محروم نہیں رہتا۔

دین کے لئے اثر و رُسوخ استعمال کریں:

بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے معاشرے میں اثر و رسوخ سے نوازا ہوتا ہے، اُن کے کہنے سے کئی کام ہو جاتے ہیں، ایسے لوگ اپنا اثر و رُسوخ دین کے لیے استعمال کریں۔ اپنے ماتحتوں کو نیکی اور علم دین کی طرف راغب کریں، اپنے دفتر، دکان اور فیکٹری وغیرہ میں دینی ماحول پیدا کریں۔ ضرورت پڑے تو اسلام کی خاطر دین کے دشمنوں کے مقابلے میں ڈٹ جائیں۔

خدامِ دین کی مدد کریں:

خدمتِ دین کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ جو لوگ دین کی خدمت کر رہے ہیں ان کا دست و بازو بنیں۔ ان کے ساتھ

تعاون کریں، دینی خدمات میں پیش آنے والی مشکلات کو دور کرنے کے لیے اپنی بساط کے مطابق کوشش کریں[2]، ان کی عزت و تکریم کر لیں۔ اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کے لیے مشکلات پیدا نہ کریں، ان کے خلاف بولنے اور سازشیں کرنے سے پرہیز کریں۔

مساجد اور مدارس آباد کریں:

مساجد اور دینی ادارے اسلام کے مراکز ہیں، یہیں سے اسلام کا پیغام عام ہوتا ہے اور خدمتِ دین کے لیے افراد تیار ہوتے ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اگر ہمارے علاقے میں مسجد یا دینی ادارہ نہیں ہے تو قائم کریں، موجود ہے تو اسے آباد کریں، اس سے ہر طرح کا تعاون کریں اور اس کے ذریعے دین کا پیغام عام کرنے کا اہتمام کر لیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر:

اُمتِ مسلمہ کا ایک خصوصی اعزاز "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" بھی ہے، یعنی بھلائی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا۔ یہ خدمتِ دین کا ایک اہم ذریعہ ہے، مگر افسوس کہ ہم اس اہم دینی فریضے سے مکمل طور پر غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے وہ اپنی بساط کے مطابق اچھائی کو پھیلائے اور برائی سے روکے۔ طاقت کے ذریعے ایسا کر سکتا ہے تو طاقت کا استعمال کرے، زُبان سے کہہ سکتا ہے تو کہہ دے، ورنہ کم از کم نیکی کو اچھا اور گناہ کو بُرا ضرور سمجھے، یہ ایمان کا کم از کم درجہ ہے۔

دین کے مخالفین کا راستہ روکنا:

خدمتِ دین کا ایک اہم ذریعہ یہ بھی ہے کہ جو لوگ اسلام کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے کوشش کریں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی سازشوں سے آگاہ کریں، اپنے متعلقین کو اُن سے دور رکھیں، ان کے اعتراضات کے جوابات دیں اور ہر طرح سے اُنھیں ناکام بنائیں۔ خدمتِ دین کا جذبہ بیدار کرتے ہوئے سید عالم ﷺ نے ایک موقع پر نہایت سبق آموز کلام ارشاد فرمایا۔ سیدنا ابو بکرہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا، أَوْ مُحِبًّا، أَوْ مُسْتَمِعًا، وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ، فَتَهْلِكَ. "یعنی کامیابی چاہتے ہو تو چار میں سے ایک راستہ

2: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک تو نبی ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور دوسرا کوئی کام کرتا تھا۔ کام کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ کے حضور شکایت کی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: لعَلَّك تُرزَقُ بِهِ ہو سکتا ہے کہ اسی کی وجہ سے تمھیں رزق دیا جاتا ہو۔" (ترمذی: رقم الحدیث 2345)

اختیار کرو: ✮: عالم دین بن جاؤ۔ ✮: دین کے طالب علم بن جاؤ۔ ✮: ان لوگوں سے محبت کرنے والے بن جاؤ۔ ✮: علم دین کی باتیں سننے والے بن جاؤ۔ پانچواں راستہ اختیار نہ کرنا ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔

(شرح مشکل الآثار: رقم الحدیث،6116)

''میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی''اس جذبہ کا جوبن صحابہ کرام ﷡ کی مبارک زندگیوں میں نظر آتا ہے۔ اُنھوں نے دین کی خاطر وطن بھی چھوڑا، اپنی تمام صلاحیتیں بھی صرف کیں، مال بھی پیش کیا، اولاد بھی قربان کی اور ضرورت پیش آنے پر اتنی خوشی اور وارفتگی کے ساتھ جان کا نذرانہ بھی پیش کیا کہ ان کی داستان محبت سن کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اگر ہم بھی اللہ کے دین سے محبت کرنے والے ہیں تو اس دین کی خدمت کے لئے کوئی نہ کوئی کام ضرور اپنے ذمہ لے لیں تاکہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

اللہ تعالی اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے ہم سب کو دین کی سربلندی کے لیے کوششیں کرکے دونوں جہان کی سعادتیں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے، اسلام اور مسلمانوں کو عروج نصیب فرمائے اور اسلام و پاکستان کے خیر خواہوں کی مدد فرمائے اور اس وقت اُمت جن حالات سے دوچار ہے اللہ اس امت بالخصوص اہل فلسطین کی مدد فرمائے۔

آمین بجاہ النبي الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم